نقد و نظر

نئی کتابیں

رئیس احمد جعفری (ندوی)

ڈھائی ہفتہ پاکستان میں سابق گورنر جنرل پاکستان مسٹر غلام محمد کی دعوت پر مولانا عبد الماجد صاحب دریا بادی ڈھائی ہفتے کیلئے پاکستان تشریف لائے تھے۔ مولانا دریا بادی یگانہ شخصیت کے مالک ہیں۔ وہ ایک بلند پایہ مصنف، صاحب طرز ادیب اور غیر معمولی بصیرت اور تدبر کے مالک ہیں۔ اُن کا قلم جوئے رواں کی طرح چلتا ہے۔ ملتِ اسلامیہ کی جو علمی، مذہبی اور سیاسی خدمات اُنہوں نے انجام دی ہیں، اُنہیں ملتِ اسلامیہ کا مورخ کبھی فراموش نہیں کرسکتا۔ حق تھا، کہ وہ پاکستان آتے، یہاں کے حالات کا بچشم خود جائزہ لیتے۔ اور پھر اپنے بے لاگ اور بے باک تاثرات قلمبند کرتے۔ پیشِ نظر کتاب مولانا کی سیاحتِ پاکستان کے وقائع پر مشتمل ہے۔ مولانا کی سب سے بڑی خصوصیت یہ ہے کہ اُن کے دل اور قلم میں پوری ہم آہنگی ہے۔ وہی لکھتے ہیں جو دل میں ہوتا ہے۔ کتاب کی جاذبیت کا یہ عالم ہے، کہ پہلا صفحہ شروع کرنے کے بعد جب تک آخر صفحہ پر نہ پہنچ جائیں، طبیعت کو قرار نہیں آتا۔ کتاب اٹھارہ ابواب پر مشتمل ہے۔ یوں تو ہر باب اپنی افادیت اور نوعیت کے اعتبار سے قابلِ مطالعہ ہے لیکن معروضاتِ خصوصی کے عنوان سے جو باب ہے، وہ حاصلِ سفر بھی ہے اور حاصلِ کتاب بھی۔ کتابت اور طباعت بہترین۔ کاغذ اچھا۔ قیمت دو روپیہ۔ صدق جدید بک ایجنسی کچہری روڈ۔ لکھنؤ سے طلب کی جا سکتی ہے۔

فتنۂ انکارِ حدیث کا منظر و پس منظر موجودہ عہد میں ایک گروہ قرآن کا پرچم لے کر اُٹھا ہے۔ اس پر بجا طور پر حضرت علی کا وہ مقولہ صادق آتا ہے۔ جو اُنہوں نے خوارج کے بارے میں فرمایا تھا یعنی "کلمۃ حق ارید بہا الباطل" قرآن کا نام لے کر حدیث رسول کے خلاف پروپیگنڈا کرنا، بدگمانی پیدا کرنا، تدلیس و تلبیس کا انبار تیار کرنا اور دروغِ بے فروغ کا ثبوت دے کر اپنی جہالت اور علمی کم مائگی کا اشتہار دینا اس کا شعار ہے۔ مولانا افتخار احمد صاحب بلخی نے بڑی قابلیت اور ذہانت سے کام لے کر ایسے تمام برخود غلط لوگوں کی نقاب کشائی کی ہے۔ جن کا مرکز خواہ لاہور ہو، خواہ کراچی، خواہ ڈھاکہ۔ زبان و بیان اور معلومات کے اعتبار سے یہ کتاب اس قابل ہے۔ کہ حدیث اور قرآن سے دلچسپی رکھنے والے ہر شخص کی نظر سے گزرے۔ اس کتاب میں جو معلومات پیش کئے گئے ہیں، اُن کا کچھ حصہ قندِ مکرر پر مشتمل ہے۔ لیکن